

مکمل طلاق زمین

مکمل طلاق زمین

رسالہ

۱۲

صفاح العقیان

نے

تبیان تحریف القرآن

تصنیف شریف عالم عامل نواضل کامل غیاثی

سید سبط حسین صاحب بقیام لکھنؤ

درمطبع انشاء عشری ہتھا علی سید علی ضوی طبع شد

والله يعلمني بشي الخ

الحمد لله الذي سال شريفه وجمال منينه وعالمه راسخه
ووجيزه ذاقته درنايا نديشه ودرمع توهمات شنيده

صفح العقيان

في

تبیان تحریف القرآن

ترجمت شریف عالم باعمل فاضل الجلال محمد بن محمد باقر
عالمی درین ناصر شرع متین مولی سید محمد حسین بن علی

در طبع اشاعه عشری با تهاکم ترین عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی محمد و آلہ الطیبین
 بالتجلیل والتکریم۔ اما بعد پس دریغ و لا بعض عوام اہل سنت کی نفسی چیز ہوا اسلانی
 بدین مشاہیر علما و فضلا و شیوخ کی خدمت میں گزشتہ کرتے ہوئی اس حقیر کی نظر سے
 گذری اور جن حضرات کے پاس کہ وہ سوالات گئے انہوں نے اپنے اپنے مصالح
 خاصہ کے اقتضا سے جواب گہنی سے اعراض فرمایا لیکن حقیر اس امر کو مناسب
 سمجھا کہ ان سوالات کے جواب میں اعراض عرض کیا جاوے اسلانی کہ سائل و جواب
 میں نہ تو ہدایت اسکی حسب مناسبت وقت و حال و نا اسکان واجب ہو اور نہ محض
 مامیاء و غور پر مسائل کو اقامت جدال اور تضییع اوقات اپنی اور مقال کی منظور
 تاہم مرتبہ اول میں کچھ عطا و نجات اسکو مناسب ہو آئندہ سوالات میں سائل کے
 خطاب ہو گا سوقت ان کے لئے جو تفسیری عقل و حجج و فہم صحیح کے نزدیک مناسب
 ہو گا عمل میں آسکتا ہو بنا بران علی الغیر برہینیں بدایتہ و ارتجال کمال است سوال یہ
 چند بطور گہنی گئے و ائدہ اللہ تعالیٰ و علیہ التکالیف اور نام اس کتاب کا
 صناع العقیان فی تبیان تحریف القرآن رکھا گیا اور قبل اسکے
 کہ تحریر جواب آغاز کیا وے نقل عبارت سوال بلفظ مناسب ہوا و وہ یہ ہے

الالات جمع حضرات اثناعشریہ

عثمان نے قرآن میں تحریف کو تو علی یا اور آئمہ نے قرآن درست کر کے شیعوں کو کیا
 نہ دیا یا تو معاذ اللہ حضرت علی یا اور آئمہ شریک گناہ عثمان تھے یا درست کر بیسی علی
 تھے اور شیعہ بغیر درست شدہ قرآن اب تک نماز وغیرہ میں کیوں استعمال کرتے
 ہیں کیونکہ جب تحریف ہوئی تو ضرور مطلب ضبط ہوا اور عنوان میں فرق ہوا
 نہ معلوم شیعہ پر در قیامت کیا جواب دینے۔ جو اب اس سوال کا مقتضی تقدیم فرمائیے
 ہو اور وہ یہ ہے کہ شیعہ دینی میں جو واقعات زعمی ہیں یا وہ تعلق بمعقولات صرف ہیں
 حقیقی کا عادل اور حکیم ہونا یا متعلق بحالات ایام گذشتہ ہیں جس طرح یہ امر کہ خلیفہ اول
 سنت کے اچھے شخص تھے یا برے اور خافت پرانہوں نے باستحقاق تسلط حاصل
 کیا تھا یا خلاف استحقاق اور یہ امور ایسے نہیں ہیں کہ آئمہ سے دیکھائی دین جس طرح
 آفتاب دن کو اور ستارے شب کو دیکھائی دیتے ہیں بلکہ ذریعہ انکے علم کا قرآن اور
 احادیث اور اقوال علمای تاریخ و سیرت ہوں چیزوں سے آگاہ ہونے کے لیے کتب
 تفسیر حدیث و تاریخ وغیرہ کا وجود و درکار ہوا۔ فوت فہم معانی و دہولت ثلاث مطابقت
 و تضمیمہ و استزامیہ ہی درکار ہو اور یہ اقتدار بدون تحصیل ادن علوم ضروریہ کے جو سادہ
 قرار پائیں ہیں بقدر کفایت حاصل ہیں ہو سکتا پشانی اس شخص کی جو اس بارہ میں تحقیق
 حق و دریافت امر اصلی واقعی کیا چاہے یہ ہو کہ اکثر اقتدار اسامی حاصل ہو اور جو شخص
 کیلئے اقتدار نہیں رکھتا وہ اس بارہ میں نفسی حق نہیں ہو سکتا اور شک خود دریافت نہیں
 کر سکتا مسائل کے حالت جو سوالات سے ظاہر ہوتی ہیں ہے کہ ہر کوئی بھی تیز
 سچا اور چیزوں کے جکا اوپر بیان ہوا حاصل نہیں اور جو حالت سائل کی ہو اس
 حالت کے لوگ اکثر تو اپنے آبائی مذہب پر باقی رہتے ہیں سنی ہوں یا شیعہ ہوں اور
 بعض جو اپنے شکوک فہم کیا چاہتے ہیں اپنے ہی مذہب کے کسی مشہور شخص سے کچھ

پوچھ کر تشفی اپنی کر۔ لیتے ہیں اور بعض لوگ باوجود اس کے برادری و عدم استعداد
 علمی سے اپنی راجی ناتعلی پر ہوسا کر کے ایک بات اختیار کر لیتے ہیں کہ یہی ہمدردی ہے
 بعد ازاں استنبات جس نعت استعداد و عزیمت کو اس کتاب میں مذکور ہے
 انجام نہ پایا ہو کہ پہلے کسی سے شبہ ہونے اور اس کتاب میں یہی پھر ہو گئے۔ درودنا
 گمراہ کہتے ہیں اور بعض لوگ طالب انصاف و حق ہو کے حسب مذہبی کو چوروں کے
 فریقین کے علمائے استفسار و تردید میں اور اسکو ذریعہ دریافت حق کا
 دیتے ہیں اگر سائل قسم اول سے ہو اور اپنے مذہب آہای پر ثابت قدم ہی ہو اور
 سوال کو باعث ہو اور اس کتاب میں اسکو اسکی ہمت و تدبیر سے
 متوجہ ہو تو کوئی رسالہ یا کتاب لکھے اس مذہب کے لوگوں میں سے اگر کوئی شخص
 اسکا جواب لکھنا ضروری سمجھتا ہو تو اسکا درجہ بہت ہی محروم اور بے استعداد و فریقین
 ایسے ہیں کہ انہوں نے ایک دوسرے کے مذہب کی رو عیاں نہ طور پر لکھی اور ان
 مذہب کے لوگ اس کو وضعیف و متجسس سمجھتے اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتے
 اور اگر شیعہ اول کا تعین معلوم ہوتا تو اسبقہ جواب پر اکتفا لیتا اور اگر سائل
 قسم دوم سے ہو تب ہی اسکے جواب سے اعراض ہی مناسب ہو کیونکہ اسکا
 وضع عقلی میں متناقضی مثال شمس نصف النہار کا ہوگا اگر اختلاف مذہب اسکا ہوگا اور
 اس علم لاکھ طرح پر پائے کہ سائل اسکو مان لے سائل بھی نہ مانے گا اور اگر تیسری قسم
 تب ہی اجتناب و احتراز ہی مناسب ہو کیونکہ جسکو چشم انصاف اور دید بصیرتین
 ہو کہ جس کو یہ علم حاصل ہو کہ اللہ تعالیٰ افاضل من دوسرا ان اگر سائل قسم دوم
 ہی تو ہم صاحب حق و جواب پیدا اسکی امانت کر نہیں قصود جائز نہیں سمجھتی ہیں
 ایک یہی شق ہو جو اگر فرض کیا جاوے تو سوالات سائل اوپر بنا کر کے لکھنا اولیٰ قسم
 ہوتا ہو اور یہ جواب بمنزلہ ہدایت بلکہ عین ہدایت الی الحق ہو چنانچہ اسی فرض کی بنا پر

جواب سائل کا اسے مزید لکھا جاتا ہے کہ حسین تعصب و پاسداری مذہب سے کون ہے
 نہ دیا جاوے گا بلکہ صحیح صحیح جو امر مذہب و فریقین کی نسبت معلوم ہو وہ اسے بطریق بیان کیا
 کہ اگر کوئی منصف اہلسنت سے بھی کہتا تو یہی لکھتا تھا کہ یہی قول الحق و حق ہے
 السبیل اصل حقیقت یہ ہے کہ سائل کو نہ مذہب سے یہ کی خبر ہو نہ مذہب سے یہ کی قرآن میں تحریر کا
 واقع ہونا علمای اہل یمین بھی مختلف فیہ ہو لیکن جو احادیث و فریقہ کے مذہب میں ہے
 و اسے ہن چسپی و قبیح نقصان و تقدیم و تاخیر نسخ موجودہ قرآن میں ظاہر ہوتی ہر
 وہ بکثرت میں سائل کو چاہیے کہ صوارم الالہیات حضرت جد امجد آیۃ اللہ فی العالمین
 کھٹک الشیعہ و ظہر الشریعہ و درجہ جہاد خیر البشر علیہ اسلما اثنا عشر
 جناب غفران مآب اعلیٰ انعامہ اور اب پیغمبر مرسلہ اثنا عشریہ عالم عامل میرزا محمد صاحب
 اکمل دہلوی اور جلد اول استقصاء الفہام آیۃ اللہ فی العالمین جناب مولوی سید
 حامد حسین صاحب اطلال اللہ بتاؤ لا و راہ فی معارج الفضل ارتقاؤ لا و یکھے اور جو
 سیدین کہ کتب اہلسنت سے ان کتابوں میں نقل ہوئے ہیں انکو ملاحظہ کریں اگر ایسا کرتے تو
 انہ ظاہر ہو جاتا کہ اہلسنت کو وقوع تحریف فی القرآن کا انکا قہقہی ممکن نہیں ہو لیکن سوائے
 کے و کہنی سے ظاہر ہو کہ انکا ہر قدر استعداد علمی نہیں ہو کہ وہ ان کتب کے مطالب کو
 سمجھ سکیں اور جو کچھ کہ ان کتابوں میں مذکور ہو اسی کا پھر لکھنا اس نظر سے جامع وقت ہے
 کہ یہ کتابیں بیسویں و شالیں ہونے لگی ہیں پس یہ کچھ کہ انکے لکھا ہے وہ کیوں کر لکھا جاوے
 اور انکے الہ پر کیوں کہ کفار نے کیا دیا و سائل کہ اگر دریافت حق معادوب ہو تو اولیٰ
 و استعداد علمی بہم دونی نا واجب ہو جائے اسکے اور کتب کے یہاں مناسب ہو جو ان
 انکے اسبقہ کا ادھر انکے مناسب تھی کہ انکو ہم اہلسنت کے لیے الہیہ ہے
 تفصیل ضروری مع اقوال و مباحثات میں علمی جاہلین تو ظاہر ہے کہ کچھ تحریر
 کے لکھنے کی نوبت پہونچی اور یہ امر مانع نہ ہو کہ اشتغال و اعمال فرما رہے ہوں

[illegible]

اعلیٰ حضرت نے تعریف میں جمیع المعانی کا انکار کیا ہے چنانچہ نمونہ آئینہ شریعت میں لکھتی
 ہیں کہ شیخ صدوق ابن بابویہ در کتاب اعتقادات خود ازین عقیدہ کا ذہب دست بردار
 شد و مانع خطی دادہ است اگرچہ علی الظاہر جناب شاہ عبدالعزیز صاحب فی رسالہ
 اعتقادات جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی یہ نہیں دیکھا جس طرح اور کتب
 شیعہ انہوں نے نہیں ملاحظہ کیے صرف حواشی پر تو یہی یہاں نقل کر دیا جیسا کہ ان
 کتاب میں جو ان کے رد میں تصنیف ہوئی ہیں تو یہ ثابت ہو اور اگر یہ فرض کیا جاوے
 تو یہ بھی فرض نہیں ہو سکتا کہ جناب مروج غریب سے یہ کچھ بھی پرتہ نہ نہیں کچھ
 اور جب یہ بھی فرض نہیں ہو سکتا تو یہ لازم آتا ہے کہ وہ دانتہ انہوں نے
 تحریف معنوی کا شیخ صدوق علیہ السلام میں لے اور وہ کلام اور کیا جو بوی صدوق
 زین رکھتا بلکہ محض غلامند واقع ہو اس واسطی کہ دعویٰ سی دست بردار ہونا اور غلام
 ہونا اس کے کہ نہیں ہوتا اگر پہلی کسی شخص کو ایک چیز کا دعویٰ ہو اور بعد
 اس کے دوسرے کسی نے اسے جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے جس امر سے
 اسے انکار دیا ان کی کسی اہل مذہب کا مدعی ہونا ان کے کلام سے
 یہاں پر یہی ہے کہ کاہ کا محض یہ ہے کہ کبھی انکو اور ان کے اہل مذہب کو
 عورت ہی نہیں ہوا جسکو جناب شاہ صاحب انکی طرف نسبت دیتی ہیں
 بحال دیانت جناب شاہ صاحب کہ ان کے ہی کام سے شاہ صاحب مروج
 کی خلاف ورستی ہو اور شیخ علی الاطلاق اور رئیس الطائفہ بالاستحقاق جناب شیخ
 شیخ ابو محمد بن الحسن الطوسی کتاب بیان فی علوم الفرقان میں فرماتے ہیں اما
 الخلاف فی زیادۃ و نقصانہ فما لا یلیق بہ لان الزیادۃ تافہ مجہ علی بطلان
 والنقصان منہ فالظاهر ایضا من مذہب المسلمین خلافہ و هو
 الایق بالصحیح من مذہبنا و هو الذی نصرہ المراقب و ہو الظاہر فی

الروایات غیر اسے روایت روایات کثیرہ من جهة الخاصة والعامة
 کثیر من الروایات ونقل شیء من موضع الى موضع طریقاً لا احاداً فی لا یجب
 الی ما فلا ولی الا عرض عنها وتروى انت شاغل بها لا یسکن تاویلها ولا یحتسب ان
 ذلك طعننا علی ما هو موجود لدیہ فان ذلك معام محتمل لا یعترض احد من
 کما فیہ ولا یصدق وروایہ ... تبادلت علی قرائتہ والتمسک بما فیہ وروایہ
 من اختلاف الآخر فی الامر ... صہا ... لہذا وافقہ علی علیہ ولساذا لہم یجب و
 ایضا علیہ یعنی گفتگو کہ ... اس چیز سے ہو کہ نہیں سزاوار ہے
 ... اسے آئی کہ ... بڑا بڑا ... اسے کہ جسکا باطل
 ہوا جہاں ہے اور ... اسے کہ ... اسے کہ ... اسے کہ
 کل سلیمین خلاف اسکا ... اسے کہ ... اسے کہ ... اسے کہ
 کہ جو صحیح ہے مذہب ہم امامیہ اثناعشریہ ... اسے کہ ... اسے کہ ... اسے کہ
 بخفی ہے کہ بہت سی روایتیں جو ... اسے کہ ... اسے کہ ... اسے کہ
 دیگر فرق اسلام سی ایسی آئین ہیں کہ ... اسے کہ ... اسے کہ ... اسے کہ
 آیات قرانی کا اس قرآن موجود سی ظاہر ہوتا ہو اور یہی ظاہر ہوتا ہو
 اس قرآن میں کہیں تھے اور وہ کہیں سے کہیں ہو گئے مگر جن سندوں
 یہ روایات آئی ہیں وہ اخبار احاد ہیں کہ جو موجب علم و یقین نہیں ہو سکتے
 یہ ہو کہ اون اخبار سی اعراض کیا جاوی اور انہیں تشاعل شرک کیا جاوی
 کہ اون اخبار کی تاویل ممکن ہو اور اگر وہ اخبار صحیح ہی ہوں تو جو قرآن ... اسے کہ ... اسے کہ ... اسے کہ
 موجود ہے اس پر ان اخبار کی وجہ سے کسی طعن نہیں ہو سکتی اس لیے کہ اس ... اسے کہ ... اسے کہ ... اسے کہ
 کی محنت یقیناً معلوم ہو کہ کسی شخص امت میں سے نہ اس پر معترض ہو اور نہ اسکا انکار کیا
 رو کرتا ہو اور ہماری مذہب کے روایتیں ایک دو سرے کی تائید کرتی ہیں اس بات

کہ ہر عیب و عیوب سے پاک ہے اور پاکیزہ کیونکہ اس قرآن کے پڑھنے کی اور
 اس قرآن میں مذکور ہو اس کے ساتھ ساتھ کہ ہر ایک اور فروع دین کے متعلق
 احادیث آئین دین اور آئین اسلام و دیگر احکامات ہر ایک پر واضح رہا ہے جن کو
 حکم ہو کہ جو کچھ کہیں طرف اس قرآن کے اور مطابق کریں اور اس کے مطابق
 قرآن سورہ پر جو حدیث کہ اس قرآن کے موافق ہو اس پر عمل کیا جائے
 جو حدیث کہ اس قرآن کے مخالف ہو اس سے اجتناب کیا جائے اور اس کے خلاف
 اتفاقات نہ کیا جائے انتہی حاصل تر جمہ اور جناب امین الاسلام علیہ السلام
 رحمہ اللہ کتاب مجمع البیان فی علوم القرآن میں تحریر فرماتے ہیں کہ
 مجمع علی بطلانہ و اما نقصان فیہ فقد روی جماعۃ من اصحابہ و تلامذہ
 خشوۃ العامة ان فی القرآن تغیرا و نقصانا و العیض من ملامت اصحابنا
 خلافہ و هو الذی فصلی المصحف قدس اللہ سوادہ و قد توفی الکلام فیہ غایۃ
 الامتیاز و فیہ اب المسائل نظرا لیسات یعنی یہ بات کہ قرآن جو دین
 کچھ پڑا دیا گیا ہے یہ تو ایسا امر ہے کہ اس کے باطل ہونے پر اجماع ہو مگر وہ سب
 امر یہ کہ ان میں سے کچھ گنہٹ گیا ہے پس تحقیق کہ روایت کیا ہے ایک جماعت نے
 ہماری اس بات پر ہے اور ایک گروہ فی خشوۃ عامہ سی کہ قرآن میں تغیر و نقصان
 ہی اور صحیح مذہب عامہ اسی کا خلاف اس کی ہے اور یہی صحیح مذہب ہے کہ قرآن
 ایمانت کی ہے یہ مریضہ مرتفعہ ہے اور حد کا بسط و یا ہو کلام کو اس باری میں جو اس
 مسائل طرائیسات کے بعد چند سطور کے پھر جناب شیخ فضل بن حسن طبرسی
 رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ذکر ان من مخالف فی ذلک من الامامینہ و المحدثین
 و فہم فان اختلفوا فی ذلک مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث
 انہما اراہم ضعیفۃ ظنوا احتیاجا یرجع بشملہا عن المعلوم بالیقین علی حدیث جناب

سید مرتضیٰ علم الہدی نے یہ بھی نوکر کیا ہے جو اس سائل طرابلسیات میں مسئلہ فقہ
 قرآن میں جو شخص فرقہ امامیہ تھی یا فرقہ شیعہ میں سے ہمارے قول کے مخالف
 ہی اسکا خلاف لائے گا زمین پر اسے اسطرح کہ اختلاف اس مسئلہ میں مضموم ہے
 علت ایک فرقہ کے اصحاب حدیث میں سے کہ جنہوں نے چند اخبار ضعیفہ
 نقل کئے ہیں اور ظن اگویہ ہوا ہے کہ یہ اخبار صحیح ہیں لیکن ایسے اخبار سے
 تاویل نہ کیا جانی ہے ایسی چیز سے کہ جو معلوم ہے اور محبت اور سبکی قطعی اور
 یقینی ہے یہ چند اقوال ان ارکان مذہب امامیہ کے ہیں جسکا نظیر و مثل اس
 مذہب کے علمائے کثیر پیدا ہوا ہے اور ہر شخص ان چاروں عالموں میں سے ہر شخص
 جناب سید مرتضیٰ علم الہدی اور شیخ الطائیفی ابو جعفر طوسی اور جناب شیخ صدوق
 اعظم شیوایان مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے ہمارے اہل علمایہ اسلامیہ سے
 ہیں اور کتاب قوانین مجملہ میں جناب سید ابوالقاسم قمی رحمہ اللہ کے مذکور ہے کہ
 عن السید والصدوق والحق الطبرسی وجمہور المجتہدین علیہ السلام
 یعنی جناب سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ اور شیخ صدوق اور محقق طبرسی اور جمہور مجتہدین سے
 منقول ہے کہ وہ قائل عدم وقوع تحریف فی القرآن کے ہیں اور بھی یہ ہے کہ لفظ
 جمہور اس مقام پر استعمال ہوتی ہے کہ یہاں قائل ایک قول کے اکثر ہوں اور مخالفت
 آئین یا تو بالکل ہوں اور اگر ہوں تو اکثر ہوں پس کلام جناب میرزا ابوالقاسم قمی
 رحمہ اللہ سے ظاہر ہوا اہل مجتہدین و علمایہ امامیہ قائل عدم وقوع تحریف فی القرآن
 کے ہیں مخالف انکی یا تو بالکلیہ نہیں ہیں یا ہیں تو کم ہیں اگرچہ تفسیر صافی میں ملا حسن
 کاشانی نے کہ جو سہل متاخرین اخبار میں ہیں قول بوقوع تحریف کی تصحیح نہیں کی لیکن
 ظاہر کلام سے انکے بیان طرف اس قول کے ظاہر ہوتا ہے اور مقتضی اخباریت کا
 بھی یہی ہے کہ ان اثنا عشریہ میں رسالہ منہاج النجاة سے اسکا نقل کیا ہے کہ

[illegible]

[illegible]

حضرت امام جعفر علیہ السلام نے تو ہمارے واسطے فوقہ تمہیں سے امام قرار دیا ہے اور
 حضرت امام جعفر علیہ السلام نے اور محدث جلیل نشان خاطر بن مروان
 نے اس کے واسطے عساکر کے کہ یہ سب جہاد کے لئے اہل سنت کے ہیں اور
 ان کا رتبہ رتبہ بخاری اور مسلم کے ہے اور جس شخص کو انکی جلالت معلوم ہو
 انکی کتاب جلیلہ جالیہ اہل سنت میں جن پر علم تاریخ ارباب حدیث کا ہوا
 کہ ان کے مرتبہ و فضائل ملاحظہ کر لے یہ تینوں بزرگوار اپنے کتابوں میں
 اور اسے نقل کر کے امام جلیل نشان اہل سنت کے جلال اللہ بن سیوطی و دشوین
 نے اسے میں کہ محمد بن ابی حاتم و ابن عمر و ابن عساکر عن ابن مسعود اشد
 کان قراء هذا الحرف و کفی الله المؤمنين القتال بطل ابن ابی طالب
 یعنی روایت کی ہے ابن ابی حاتم اور ابن مروان نے اور ابن عساکر نے ابن مسعود
 کہ آپ کفی الله المؤمنين القتال کان الله قریا عن ذاکو عبد الله ابن مسعود کہ ایمان
 و اکابر صحابہ رسول سے بن اسطرح پڑتے تھے کفی الله المؤمنين القتال
 بطل ابن ابی طالب و کان الله قریا عن ذاکو یعنی بجا یا خدا کے لئے مومنین کو
 جنگ کرنے سے پسند ہے بن ابی طالب علیہم السلام کے اس روایت سے
 ظاہر ہے کہ عبد الله بن مسعود کے نزدیک اس آیت میں لفظ علی بن ابی طالب کی
 موجود تھی حالانکہ فی الحال نہیں ہے میرزا محمد بدخشانی بھی کہ علمای جلیل نشان
 اہل سنت کے بلا و ہندوستان میں تھے اپنی کتاب مفتاح النجاح میں لکھا ہے و خروج
 بن مروان و ابن مسعود انکان قراء هذا الحرف و کفی الله المؤمنين
 القتال بطل ابن ابی طالب و کان الله قریا عن ذاکو یعنی روایت کی ہے ابن مروان
 نے اپنی مسود سے کہ وہ اس آیت کو اسطرح پڑتے تھے و کفی الله المؤمنين القتال
 بطل ابن ابی طالب و کان الله قریا عن ذاکو اور تفسیر کشف البیان میں بھی لکھا ہے

مشہور تفسیر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی تفسیر میں ہے کہ بنی امیہ نے
 کے ہیں اور شمس کے مستند اور فقہ میں تحریر فرمائے ہیں کہ بنی امیہ نے
 بن محمد بن محمد بن عبد اللہ القاسمی بن ابی جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن
 النبی بن ابی بکر محمد بن احمد بن صالح السمری بن احمد بن محمد بن محمد بن
 احمد بن محمد بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن
 قال قرأت فی صحیفہ عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفا آدم علیہ السلام
 ابراہیم والیہ والیہ قال محمد علی العالمین یعنی خبری ہے مجھے ابو محمد بن محمد بن
 بن محمد بن عبد اللہ القاسمی نے وہ کہتے ہیں کہ بنی امیہ نے مجھے ابو حسین محمد بن محمد بن
 بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن
 نے وہ کہتے ہیں کہ خبر دی ہے مجھے احمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن
 مجھی احمد بن محمد بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن ابی نعیم بن
 اور انہوں نے سند روایت کی احمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن
 سے ابو محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن
 آدم و نوح والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ
 کی برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور اہل بیت علیہم السلام اور آل محمد کو تمام عالم پر
 حال لکھ نسخ موجود قرآن میں لفظ آل محمد کی موجود نہیں ہے اور سبزر احمد بن
 مستند خان بدخش نے جنکی مرج و توثیق مفتی رشید الدین نجفی رضی اللہ عنہما فی بیان لفظ آل
 میں اور دیگر اہل علم و کمال نے اہلسنت کے بابجا فرمائی ہے مفتاح النجاح میں بھی ہے
 و آخر ای ابن مرادویہ عن مرمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال کنا نقراء علی عبد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما أنزل الیک من ربک ان علینا حق
 المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتنا لعلنا نؤدبک ویرثک

روایت ہے کہ اس میں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ان
 نے فرمایا کہ عند رسول اللہ میں آیا یہ ایہ الرسول الخ کو اس طرح پڑھتے تھے کہ
 یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان
 لم تفعل فما بلغت رسالته الخ رسول پیغمبر دو لوگوں کو وہ بات کہ جو نازل
 ہوئی طرفہ تھامی پروردگار کی جانب سے کہ تحقیق علی مولا ہیں اور رسول
 میں مومنین کے اور اگر نہ کروں گا ایسا تو تمہیں تبلیغ نہ ملے گا اور شہاب الدین احمد
 نے کہ اکابر امامی اہلسنت سے ہیں کتاب توضیح الایمان میں لکھا ہے کہ
 فی مسوایۃ ابی بکر بن عیاش عن عاصم عن عبد اللہ بن مسعود
 قال کان علی عہد رسول اللہ صلعم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
 من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته الخ
 ابوبکر بن عیاش نے روایت کی عاصم سے اور عاصم نے زید سے اور زید نے
 عبد اللہ بن مسعود سے کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ہم عہد کر است مہد جاب
 رسالت مآب صلعم میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما
 انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته
 اور حاتم جلال الدین سیوطی نے بھی جازات و منکرک محتاج بیان نہیں ہے
 در مشورین فرمایا ہے کہ احمد بن محمد بن مسعود عن ابن مسعود قال کان
 یقرأ علی عہد رسول اللہ ص یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
 ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته الخ روایت
 کی ابن مسعود سے کہ فرمایا ابن مسعود نے کہ ہم عہد رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے یا ایہا الرسول
 بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته

[illegible]

۱۰
 یہ روایت تمام ایسا بخیر فرمائی کہ اس میں کہ اس میں ابو عبیدہ و ابولہذا
 ابو الشیخ و ابن عمر و زید بن حنیفہ و ابن عمر و ابن عمر و ابن عمر
 و توبہ قال التوبہ من علی الفاحشۃ ما نزلت من علی فمیں حق فمیں انہ کہ میں سنا احدا
 یہ کہ کہ فمیں ابوعبیدہ نے امیر ابن منذر نے اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ
 فی سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ سورہ توبہ
 یعنی نام سورہ توبہ کا لیا تو انہ کہہ کر کہ سورہ توبہ کیا بلکہ یہ سورہ فاحشہ
 ہے ہمیشہ اصحاب رسول کہ باری نازل ہوا یا یہاں تک کہ ہم اصحاب رسول کہ
 اسان ہو گیا تھا کہ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص اس سے کہہ کر کہ سورہ توبہ
 راجح ابن منذر و ابوالشیخ و ابن عمر و زید بن حنیفہ و ابن عمر و ابن عمر
 و ابن عمر و ابن عمر و ابن عمر و ابن عمر و ابن عمر و ابن عمر و ابن عمر
 ما کا کہ توبہ من علی الفاحشۃ ما نزلت من علی فمیں حق فمیں انہ کہ میں سنا احدا
 ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ سورہ توبہ
 سورہ تو طرف عذاب کے اقرب ہے جو اس کے نہیں باز یہ سورہ لوگوں سے
 یہاں تک کہ کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا تھا و انہ ابو الشیخ عن عکرمہ قال قال
 ما قرأ من تکریل براءۃ حتی ظننا انہ لم یبق من احد الا انہ تنزل فیہ و کانت
 شتی الفاحشۃ یعنی ابو الشیخ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عمر نے کہا کہ میں
 فراغت ہوئی نازل ہونے سے پہلے براءت کے مگر ایسی حالت میں کہ ہم اس سے
 یہ گمان ہو گیا تھا کہ کوئی ہم میں ایسا ہی نہ ہو گا کہ جبکہ یہی نہ ہو گا کہ ہم اس سے
 نازل ہوا اور یہ سورہ توبہ کا لیا تو انہ کہہ کر کہ سورہ توبہ کیا بلکہ یہ سورہ فاحشہ
 کہ ان سے روایات سے ہمیں کہ سورہ توبہ کا لیا تو انہ کہہ کر کہ سورہ توبہ کیا بلکہ یہ سورہ فاحشہ
 کہ وہی کہ ان سے روایات سے ہمیں کہ سورہ توبہ کا لیا تو انہ کہہ کر کہ سورہ توبہ کیا بلکہ یہ سورہ فاحشہ

یہ تھا کہ جس کا ذکر یہاں کے ساتھ اس سورہ میں نہیں ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس
سورہ فتنے سے برابر تھا اور فی الحال جب قدر نسخ قرآن میں پایا جاتا ہو وہ تو اس
یا علی سے بھی کم ہے اور بسم اللہ اس سورہ کے اقلین نہیں ہے تو اسکا کیا
امام مالک نے یہ بیان کیا ہو کہ یہ سورہ مع بعد از اول سے کم ہو گیا ہے پس ان
دونوں امور کے جمع کر نیسے ثابت ہوتا ہی کہ ایک بڑا جزو اس سورہ کا بندست
تھا یا نہ تیر تھا اور جب قدر یہ سورہ موجود ہے اسکا و گنا یا بگنا تا نسخ موجود
قرآن سے نکل گیا تب چند وہ روایات بیان کیے جاتے ہیں جسے ظاہر ہو کہ نسخ
موجود قرآن میں پہلی اٹھنی جانب پروردگار سے کچھ نازل ہوا اور اگر
مرد دین کچھ اور لکھ گیا چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی کتاب الامتحان ص ۱۰۷
علامہ الفاضل ابن قتیبہ میں لکھتے ہیں : سید بن مسعود نے اپنی کتاب
فوائد میں لکھا ہے : میں نے اپنے استاد سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن
نسخ شدہ اور اصل واحد ہے اور یہ خطابی کا تلبہ اور بحال ہے حتیٰ قضا
وقضاء کے حسی دست اور اوائل ہی علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اس
حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا ہے جو حکم کہ امیر حبیب الشان ہی علم حدیث
اسلام کی کتاب مستدرک صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ مجاہد نے جو سنائے
ابو جابر کے لئے ابے عباس سے روایت کی ہے کہ کاتب قرآن فی خطا کی
جہاں تساوئے کے آئندہ اسوا لکھ گیا کہ بعد نقل اس حدیث کے فرمائی ہیں
روایت احمد بن محمد کہ اسناد علی شرط اشخب یعنی یہ حدیث صحیح وہ ہی کہ
جس کا اسناد علی صحیح بخاری اور صحیح مسلمین میں التزام کیا گیا ہو اس سے
ظاہر ہے کہ یہ حدیث وہی با محبت کار ہوئی ہو کہ احادیث میں کافر علامہ
ابن ابی الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ حجج الارباعی و سورہ بن منصور

عبد بن حمید و ابن جبر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن الاثیر
 فی المصاحف و ابن مندوفی غرائب شعبہ و المحکم و صحیح و ابن مردودہ و البیہقی
 فی شعب الایمان و الضیاء فی الخمارۃ من طراق عن ابن عباس رضی اللہ
 عنہما فی قولہ تعالیٰ حتی تستأشروا و تسلموا علی اہلباقل اخطا الکاتب انما ہی
 تستاذنوا یعنی فریادے اور سعید بن منصور اور شعبہ بن سعید اور ابن جبر و اور
 ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن الاثیر نے مصاحف میں اور ابن مندوف
 نے کتاب غرائب شعبہ میں اور حاکم نے اس حدیث کو بر آگیا ہے ہو اگر
 یہ ہے تو اس پر یہ حکم کیا ہے کہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کو بنیوی و
 ابویہفی نے کتاب شعبہ میں اور ابن مندوف نے کتاب الخمارۃ میں
 بہت سی طریقوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہو کہ وہ کہتی تھیں کہ تستأشروا
 غلطی کاتب ہی کہہ گیا ہو یہ لفظ تستأشروا ہی دوسری جگہ درخشیر میں مذکور
 ہے کہ اخرج ابن جبر و ابن الاثیر فی المصاحف عن ابن عباس رضی اللہ
 عنہما قراءۃ اقل یتیین الذین امنوا یتقبلون انتم فی المصحف اقل یتیین الذین امنوا
 امنوا فقال اظن الکاتب کتبہا و سوس امنوا یتقبلون انتم فی المصحف اقل یتیین الذین امنوا
 فی کتاب مصحف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہو کہ وہ کہتی تھیں کہ تستأشروا
 یتقبل الذین امنوا کے جو نسخ موجود قرآن میں ہے ان میں سے کون
 الذین امنوا یتقبلون کہ کون سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ
 یہاں مذکور ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں کہان کرتا ہوں کہ اس
 یتقبل ان کو کاتب سے قرآن کہان ہو تو سبب اپنی اور تمہارے کی گواہی
 یہ کہ یتقبل یتقبلون کو اقل یتیین اس کہہ کیا اور ان میں
 مرقوم ہے کہ ابن الاثیر نے اس حدیث کے طریقہ سے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ

شہابی ہے اور حافظ بیل اور امام نہیں اہلسنت کے حافظ ابن جریر
 فتح الباری میں لکھتی ہیں کہ سوی الطبری و عبد بن حمید باسناد صحیح کلام
 من رجال البخاری عن ابن عباس انہ قال یقرء ہا اقلہ یلبس و
 یقول کتبہا الکاتب و ہونا عن ابی طبری اور عبد بن حمید نے بسند صحیح ابن
 عباس سے روایت کی کہ وہیں سند میں چندی روایت ہیں کہ وہ لوگ کہیں کہ جیسے بخاری
 میں روایت کرتے ہیں اس روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس من بجای اقلہ یلبس
 کہ اقلہ یلبس یہ ہے جسے ہم نے لکھا ہے کہ اس آیت کو کاتب بولے کہ
 تو وہ اس وقت اوشم لیا تھا بعد چند طہ سے شیخ الباری میں مرقوم ہے کہ
 جاء عن ابن عباس انہ قال انہ یقرء فی حقہ من کتابہ کہ وہ یقرء فی حقہ
 ای لا اخرجہ سعید بن مسعود ہا اقلہ یلبس عن ابی طبری ابن عباس سے ہے اور
 یہی طرح کی روایت تحریف قرآن میں آئے وقضی ربک الا تصدوا کیا
 کے بار میں آئی ہے اس روایت کو سعید بن منصور نے ساتھ اسناد صحیح کے
 روایت کی ہے اور مخفی نہ ہے کہ جب ایت کی طرف حافظ بن حجر نے اشار کیا
 و در ایت ان اور من مذکور ہو چنانچہ در منثور میں لکھا ہے اخرجہ لقرآن
 و سعید بن مسعود ابن جریر و ابن المنذر و ابن الاثیر الباری فی الصحاح
 من طہ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قوله وقضی ربک
 لا تصدوا ای لا قال التصدقوا و بالصاد و انتم قرء و نہا وقضی ربک
 یعنی فریالی اور سعید بن منصور اور ابن منذر اور ابن ابی ہریرہ فی کتاب الصحاح
 میں سعید بن جبیر کے طریقہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے اس آیت کی
 باری میں وقضی ربک ان لا تصدوا ای لا کہ ابن عباس یہ کہتی تھے کہ
 لفظ تصد و صی ربک و او صا و میں لگایا اب تم لوگ اسکو وقضی ربک پڑھو

[illegible]

اور یہ اس سبط حیرینی و صی ربک پر ہی جاری اور جاری رہا
 جسے تم مارے۔ یہ کتاب نے روئے سنائی جو قلم میں لی تو قلم میں روئے سنائی جسے تم مارے
 پس یہ روئے سنائی ملا۔ اس کے بعد ابن عباس نے اس آیت وانی پر یہ کہہ دیا
 کہ اللہ عز و جل نے اس کتاب اور محقق نہ رہے کہ مقصود ابن عباس کا
 اس آیت کے پڑھنے سے یہ تھا کہ سبط حیرت جناب باری نے لفظ وصینا ارشاد
 کی ہے اس سبط بیان ہی و صی فرمایا تھا اور جناب خدا سے یہ امر بقضای جمعی
 محمود ہوا ہوتا کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرے تو کسی کی مجال یہ
 نہ تھی کہ قضای خدا کو نہ کرے لیکن یہ بات نہیں ہے یہ صرف ایک وصیت ہی
 کہ جناب باری نے بندوں کو وصیت فرمائی ہے اور واضح رہے کہ لفظ وصیت
 یہاں مراد ہدایت و ارشاد ہے اور ایک مقام میں درمشور میں مسطور ہے کہ
 اخرج سعید بن منصور و ابن المنذر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہما کان
 یقرآن لیلۃ ینام موسیٰ و طہ من الخلق فیلو ویقرا ینام و یقرآن و یقرآن و یقرآن
 ھنا فی الذین یحلقون العرش و من حوله یعنی روایت کی سعید بن منصور اور
 ابن منذر نے ابن عباس سے کہ وہ آیت و لقد اتینا موسیٰ و ہارون الفرقان
 و ضیاء بین الفرقان فیلو پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ واو کو یہاں سے اٹھاؤ
 یعنی و ضیاء میں سے اور آیت الذین یحلقون العرش و من حوله میں داخل کرو
 اور آتھان میں لکھا ہے اخرج ابن ابی حاتم عن طریق الذہبی عن حمزہ
 عن حکمہ عن ابن عباس قال نزل عوا ھذا الواو و ھذا فی الذین یحلقون العرش
 و من حوله یعنی اس حدیث کو ابن ابی حاتم نے زبیر بن حزم کے طریقہ سے
 عکرمہ سی روایت کی ہے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے
 فرمایا کہ اس واو کو اس آیت سے نکال کے آیت الذین یحلقون العرش و من حوله میں داخل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۸
 مسیحا کی آمد پر بیت المقدس پر لڑائی ہوئی اور اس وقت انصام کے ہوتے ہوئے
 روز و تہ ذکر نہ کیا یعنی نماز جمعہ میں شریک نہ ہوئے۔ ان کے بانی نے یہ حکم
 خدا پر ہے کہ جس شخص کو مشی پر اس کا کلمہ پڑھتا ہے وہ اس کا اجر و ثواب
 کے برابر کرتے تھے کہ اگر خدا واسع افراتو دو جس کے حکم دیتا اور اگر خدا نے
 دو دین کا حکم دیا ہو تو زمین پر نہ ہوگا۔ یہ اس وقت ہوا کہ ایک امیری ردا
 کر پڑتی اور دوسری جا۔ بشوین مذکورہ کہ اختیار ہے یہ فی ضابطہ
 وسعید بن منصور۔ (۱) یسعد بن یسوع بن یسوع بن یسوع بن یسوع
 عن عمرو بن قائل سالت عن ابي عبد الله عن ابي عبد الله عن ابي عبد الله عن
 هادوا والصابغون والمعتقین الصلوة والموتون انکونوا واق۔ (۲) اس کا
 فقالت یا بنی اخی هذا عمل الکتاب اخطا فی الکتاب اور آقا بن کر رہے
 قال ابو عبیدہ فی فضائل عثمان حدیثنا ابو موسیٰ عن ہشام بن عمرو عن
 اسیہ عن جده قال سالت عاتکہ عن الحسن القرطبی عن قولہ ان هذا ان
 لہ ان وعن قولہ والمعتقین الصلوة والموتون انکونوا واق وعن قولہ ان الذين
 استجابوا للدين هادوا او الصابغون او المعتقون هذا النصاب الذي عليه هذا عمل
 الکتاب اخطا فی الکتاب هذا الاسناد صحیح علی شرط المجتہدین اور امام
 کے راغب اسفہانی نے رسالہ منع میں لکھا ہے نا الخاقانی قال نا احمد بن محمد قال
 علی بن عبد البر بن قال نا ابو عبیدہ قال ابو موسیٰ عن ہشام بن عمرو عن
 اسیہ باقی عبارت مطابق عبارت منقولہ آقا۔ کہ ہر حاصل ترجمہ ان عبارت کا
 یہ ہے کہ ابو عبیدہ نے فضائل قرآن میں اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور
 ابن جریر اور ابن ابی اود اور ابن اسفہانی اور امام راغب اسفہانی فی باسما
 فضائل قرآن میں ترجمہ کیا ہے وہی ترجمہ ہے جو ہشام بن عمرو نے عائشہ سے روایا فرمائی

غلطی کا حال جو آیت ان هذا لساحران اور یہاں المقیمین الصلوۃ ویتقون
الزکوۃ اور آیت ان الذین آمنوا والذین ہادوا والصابئون والنصارى میں
واقع ہوئی ہو عایشہ نے کہا کہ اسی جیسے زیر سے اور بنا بر بعض روایات کے اسی
بہانجی میرے یہ لہر کا تھو کہ طے بن اسخو بن سنے غلطی کے ہو
جلال الدین سیوطی آثار میں لکھتی ہیں کہ اس روایت کی اس مرتبہ میں
صحیح ہے جس مرتبہ میں کہ حدیث کے صحیح ہو نی کا التزام کیا ہے یہاں یہی بخاری و
مسلم نے اپنی صحیحین میں اس سے بڑھ کے طرفہ سے ہو کہ ابان بن عثمان بن
عقمان صاحبزادی حضرت عثمان کے بھی و المقیمین الصلوۃ کی نسبت کہا کہ یہ
غلطی کتاب سے یہ لکھ گیا ہو اور یہی بہ علم غلطی سے کہ کار علی شہورین سے
اہلسنت کے ہیں کتاب الکشف والبیان عن تفسیر القرآن ظاہر ہوتا ہے کہ
والصابئون اور ان هذا لساحران میں وقوع غلطی کتاب قرآن کے وہابی
تھیجے اور اصل عبارت غلطی کی کتاب مذکور میں یہ غلطی و جہ انتصابہ
فقلت عائشہ و ابان بن عثمان ہو غلط میں الکاتب و علیہ قول الدین آمنوا
والذین ہادوا والصابئون والنصارى وقوله ان هذا لساحران یعنی وجہ انتصابہ
آیت مذکورہ میں اختلاف ہو عائشہ ابان بن عثمان نے بیان کیا کہ غلطی کتاب
انہما سطر حکم غلطی واقع ہوئی ہو غلط والصابئون اور ان هذا لساحران
میں اور اتقان میں مذکور ہے بخاری بن اشتہ میں طریق ابی بشیر عن سعید
بن جبیر انہما کتاب یقرأ و یقول یوحنا عن الکاتب یعنی روایت کی
ابن اشتہ نے طریق سے ابی بشیر کے حدیث سے کہ سعید بڑے تھے و المقیمین
الصلوۃ اور کہتی تھیں کہ غلطی کتاب اس سے ظاہر ہے کہ سعید بن
جو کتابتا بعین میں سے تھے اور امام اہلسنت کے غلطی قائل وقوع تحریف کی ہیں

اور دوسرے مقام پر درمختور میں مسطور ہے کہ اخیر سعید بن منصور و احمد و سعید
 بن حمید و الجصاصی فی تاملتہ و ابن المنذر و ابن ابی شیبہ و ابن الاثیر و ابن
 فی المصاحف و اللہ اعلم فی الافراد و الحاکم و صحیح و ابن مردودہ عن سعید بن
 عمیر رضی اللہ عنہ اند سال عایشہ رضی اللہ عنہا کجھ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ و آلہ یقرئ ہذا لا یموت و الذین یوتون ما اتوا اللہ فی یا قول ما اتوا فقالت
 ابتغیا احب الیک قلت و الذی نفسی پیدا لا یموت و احب الی من الدنہ اجمعہا
 قالت ایہما قلت الذین یاتون ما اتوا قلت اشھدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 کان یقرئ ہا و کذا لک انزلت و لکن الصحیح اوسطی بحسن مضمون یہ ہے کہ سعید بن
 منصور اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور سعید بن حمید نے اور بخاری نے
 اپنی تاریخ میں اور ابن المنذر اور ابن ابی شیبہ اور ابن الاثیر نے اور دارقطنی
 نے کتاب الافراد میں اور حاکم نے مستدرک میں اور ابن مردودہ نے سعید بن
 عمیر سے روایت کی ہے اور حاکم نے مستدرک میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے
 اور غلامہ بیان سعید بن عمیر سے کہ سعید بن عمیر نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ و آلہ یوتون ما اتوا اگر کبھی بڑھتے تھے الذین یا قول ما اتوا
 یا الذین یاتون ما اتوا عایشہ نے کہا کہ ان دونوں قراءتوں میں تمہیں کونسی قرائت
 پر غلبہ و محبوب ہے سعید بن عمیر نے کہا کہ تمہاری خدا کی کہ جان میری اس کے دست
 قدرت میں ہے ان دونوں قراءتوں میں سے ایک لکھتے تھے دنیاسی زیادہ تر
 مجھے عزیز و محبوب ہے عائشہ نے پوچھا کہ کونسی قرائت سعید بن عمیر نے کہا کہ الذین
 یا قول ما اتوا عائشہ نے کہا کہ اسی دینی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 بڑھتے تھے اور یہ روایت یوں نازل ہوئی ہے لیکن یہ روایت ابن ابی شیبہ نے کتاب
 التلاوہ و حرف قرآن میں تحریر فرمائی ہے و اتع ہوی ہے دوسری حدیث درمختور میں مذکور ہے

[illegible]

اس بابہ شاگرد خاص ابن عباس اور علم نفسیہ میں مقتدا الان بن ابی جہار است
منقولہ سی منظر ہو کہ ان کو کون کون سے کتب نے غلطی کی کہ بجا ہے ان میں
اور کتاب کے اقتباس کے بعد اب ایک نسخہ جو وہ قرآن میں موجود رہی اور نسخہ
اسکا کہ یہ لوگ ایسا جو نسخہ ہی پیر ابو مسلم اسفہانی نے دیا کہ ابوسفیان نے
ان اور امام ابو حنیفہ سے بخاری رازی نے یہ نسخہ ہی مدح اسکی تفسیر کچھ میں کہ
اعتقاد کیا ہے اور بیان اسکا تفسیر کے بعد ان کے الیہم موجود ہو وہ سبب
یہ ہے کہ حالی اور حنیفہ نے جو وہ قرآن میں پائی ہو جمع اس اسطرط
کہ تفسیر کے ساتھ نسخہ پیر کے بعد پیش آتی ہے کہ وہ نصرت کرینگے بنابر
روایت اسلم کی حالہ یہ سبب ہے جو یہ کہے رہا نہیں قضا کر چکے تھے اور اس
صورت میں کیونکہ قرآن کا کئی نسخہ پیر ابو مسلم نے ظاہری آیت پر بنا کیا وہی قرآن
آپ کو کہ مستحالی نے پیغمبروں کے تفسیر ہا الا حق الہی اور اس کے کہ جن روایات
اہلسنت کے یہ ظاہر ہو تا ہے کہ قرآن کے انالاجت سی بدل گئے ہیں وہ نسبت
ان روایات کے کہ جو مذکور ہوئے بکثرت اور الاعتدال انھی میں اختصار انہیں
نسخہ روایات کے نقل کر کے یہ کہ ان کا کئی نسخہ جس شخص کو زیادہ دیکھنے کا شوق ہو
وہ درفشور اور آفاق وغیرہ کا کہ تفسیر اہلسنت اور کتب احادیث اہلسنت
کی طرف رجوع کرے پیشیا بطرح کی تشریحات پاویگا اور یہ بھی واضح رہے کہ اگر وہ
روایات گھڑ جائیں غیروہ واقع تخریفات قرآن میں ثابت ہوتا ہے لیکن اہلسنت ان
روایات کو اختلاف قرأت پر محمول کرتے ہیں یا ان چیزوں کے منسوخ ہو جانے
قائل ہیں بطرح آیہ ان الله هو الرزاق یمنع ما یشاء من حیث یشاء وہی کہ بجا ہے
ان الله هو الرزاق کے الی ان الله هو الرزاق نازل ہوا ہے اور بجا ہے فطوہن
نہ انھن کے فطوہن قبل عد تھ واقع ہوا ہے اور اس طرح کی روایات کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فی ہذا اخبار اجماعی بر عمل کرے تھے و اسکا کہ اس میں نہ ہی عمل کر سکتے تھے اخبار
 وہ انکا ایکو شافہ اخذ احکام ممکن تھا اور بخلاف اس قول کے اس قہ
 وہ کہتے ہیں کہ عمل کر سکتے تھے اخبار اجماعی بر عمل کرے تھے اخبار
 جواب اسکا وہی غور و تامل سے معلوم ہو جاتا ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ
 کو یہ خبر و حدیث از انہیں کہ وہ کل متعاضد ہیں بر او اس اور وہ قتل و بولوغ و مہمان
 حالت میں نہیں قبول کیا و اہل بیت جی کی اور نہ کافر کی اور نہ مجبور
 ال کہی ان شاء اللہ میں اس قول کے امام اہل سنت کے کہ جو سارا ماسوئسی
 ایک امام ہیں ابو حنیفہ وہ کہتی ہیں کہ ہم فسق کافی سے خواہ وہ بھولا ل حال ہو
 ان خواہ عادل ہو اور علامہ نے اسکا وہی کتاب میں نقل بھی فرمایا ہے لیکن
 ابو حنیفہ نہیں کہتا ہے اسکا کہی بلکہ خفی فلان ہے بخلاف اسے ایک ترجیح
 مرفوعہ ہادی ہے کہ اس میں اس حال پر اور دوسرے تحریم حلال اور
 ظہور حرام لازم نہ ہو و اسکا کہی بسط و انقباض میں فی ہذا المقال فراجع الیہ
 فی ہذا المقال و کان فی ہذا المقال و تحقیق الحال علیہ و سبب الکمال اور
 متواتر و ہم پر کہ جس کے راوی اس کہتے ہیں کہ تو اظہر انکا کہ سبب مہر واد
 متواتر ہو پس بعد اسکے یہ بھی معلوم ہو کہ اخبار اجماعی کہ اہل سنت کی ہواں
 حریمت و قیاس کے بارے میں حدیث ہے کہ بعض متواتر ہیں اور بعض
 اس اور ان دونوں سے ہر شے ممکن ہیں و اس خطریا بال واد علم بھی قدما

[illegible]

مديرت بالقبلة المحررة القلبي والشمس العائمة ليلع الكعبة والجنود الخليل
والنصرم نصيبا الى الكعبة السليم لحييها العلم والحمد والزيد والود
الحري بالان شالي الواسعة المزاردة او عدا انز من جنات المير لوسم
اليتد بالاحسن انست جلاله عودا في كبة الوصاحب فخله العاني من
اذا يام والديا لي بقر ظلت في كبة العبد المزاردة والوالد البغداد

باسم سبوانه برسالة شريفة بقالة لير في سائر الاخيار تسليست انار انست
قرة بالابصار وارث الجهد والسود في بار الله بار الله اعل جوده في ما نفع في العبد
سليط العطفين مولوي سيد سبط سير جرساوة دماء والى اعلم ورجا سبوانه
رقاه آسحلا تحريف قران بين جواب سوال بجل من الله في تحسبه كية كرساوة
شافي وكافي دواني اور شبها كادافع و... في كبة العبد في كرساوة
الشريفة البيناء بالنبي والى الاضاد سلام اتم في كرساوة دار مرض والتماد وتب

الاقبل بالاحسن شجاذر الله عن سورة الفاتحة في كرساوة
صحة زكاة التبرير في كرساوة البحر الطيبا في كرساوة الفاضل في كرساوة
والعالم العالم جبهانه اوانه وسبحان زمان الطبع في كرساوة
من انموذار في كرساوة الاكنار ونسقط الفضايلة في كرساوة
الما ويا والما بلبين ورجح الشدة والمكشور في كرساوة العبد في كرساوة
والى من انموذار في كرساوة البحر في كرساوة العبد في كرساوة
الما ويا والما بلبين ورجح الشدة والمكشور في كرساوة العبد في كرساوة
الما ويا والما بلبين ورجح الشدة والمكشور في كرساوة العبد في كرساوة

•

